مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، مسئلہ یہ ہے کہ دو فریقوں کے درمیان عرصہ دراز سے قتل مقاتلے کی دشمنی چل رہی ہے۔ اس میں فریق اول قاتل اور فریق دوم مقتول ہے، اب علاقائی مشیران / معززین / ثالثان وغیرہ نے دونوں فریقین کو باہمی صلح اور راضی نامہ پر آمادہ کیا ہے، تاکہ جنگ وجدل کا خاتمہ ہو۔ علاقائی مشیران وغیرہ فریقین کے درمیان علاقائی رسم ورواج اور پشتون رواج کے مطابق صلح صفائی کے پابند ہوں گے۔ مذکورہ فیصلے راضی نامہ کے لئے فریق دوم یعنی مقتول فریق کی طرف سے صرف اور صرف ایک ہی شرط رکھی گئی ہے۔ یعنی فریق دوم بلا کسی مزید لالچ کے صرف اسی شرط پر راضی نامہ کے لیے راضی ہیں۔ شرط یہ ہے کہ " قاتل فریق اپنی موجودہ گھر کو بوجہ خاتمہ دشمنی، چھوڑ کر کسی دوسری جگہ نقل مکانی کریں" تاکہ آئندہ معاشرے میں بوجہ قریبی رہائش، طعنہ زنی ودیگر نازیبا حرکات کا تدارک ہو۔

جناب محترم مفتیانے کرام: عرض یہ ہے کہ فریق دوم (مقتول پارٹی) کی یہ شرط از روئے شریعت درست ہے یا غلط؟

2۔ کیا دشمنی میں علاقائی راضی نامے میں صلح کے لئے یہ شرط غیر شرعی ہے؟

3۔ اگر شریعت میں فریق دوم کی یہ اس قسم کی شرط کی گنجائش نہیں۔ تو براہ کرم حوالہ جات لکھے جائیں۔

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے (مفہوم) کہ جس نے ایک انسان کو ناحق قتل کیا گویا کہ اس نے ساری انسانیت کو قتل کیا اور جس نے ایک انسان کی جان بچائی گویا کہ اس نے ساری انسانیت کو

بچایا۔اس سے پتہ چلا کہ ناحق قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ قاتل سے قصاص کا حق اللہ تعالی نے مقتول کے ورثاء کو دیا۔چاہے تو قتل کے بدلے قتل یا پھر دیت لے کر معاف کر دیں۔

صورت مسئولہ میں مقتول کے ورثاء قاتل کو صرف اس شرط پر "کہ قاتل فریق اپنے موجودہ گھر کو بوجہ خاتمہ دشمنی، چھوڑ کر کسی دوسری جگہ نقل مکانی کریں، تاکہ آئندہ معاشرے میں بوجہ قریبی رہائش، طعنہ زنی و دیگر نازیبا حرکات کا تدارک ہو" معاف کرنے کو تیار ہیں۔ایسی شرط لگانے میں شرعا کوئی قباحت نہیں ہے۔کیونکہ جب گھر کے ساتھ گھر ہو گا تو آمنا سامنا ہوتا رہے گا۔جس سے مقتول کے ورثاء کو رنج و غم ہو گا اور ان کے زخم تازہ ہوتے رہیں گے، جو کہ ایک فطری تقاضا ہے اور آئندہ پھر سے خون خرابے کے امکانات باقی رہیں گے۔اس کی ایک نظیر ہمیں ایک روایت میں بھی ملتی ہے کہ جب حضرت وحشی رضي اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا(مفہوم) وحشی تم میرے سامنے نہ آیا کرو کہ تمہیں دیکھ کر مجھے میرے چچا کی یاد تازہ ہو جاتی ہے ۔لہذا فریق دوئم (ورثاء مقتول) کی طرف سے نقل مکانی کی شرط لگانا درست اور جائز ہے۔ واللہ تعالی اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۵/ربیع الاول/۱۴۴۵ھ

2023/10/02ء

الجواب صحیح
[illegible]
۱۵/۳/۱۴۴۵ھ
۲۰۲۳/۱۰/۲ء

الجواب صحیح
محمد [illegible]
۱۵/۳/۱۴۴۵ھ

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

دار الافتاء
رقم الافتاء: 158/144
التاریخ: 2/10/23
الجامعۃ الاشرفیۃ